شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ ائمہ کرام امام أحمد بن حنبل، امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام شافعی رحمهم الله کے مذاہب نقل فرماتے ہیں کہ جو بھی شخص رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا آپ کی قدر و منزلت گھٹائے مسلمان ہو یا کافر اس کی سزا قتل ہے۔(الصارم المسلول: ۲۶۰۔۲۶۵)

امام ابن تیمیہ اپنے دلائل کی وضاحت بایں الفاظ فرماتے ہیں:

1۔ شاتم رسول الله ﷺ فساد في الارض کا مرتکب ہے اور توبہ سے اس بگاڑ اور فساد کا ازالہ نہیں ہوتا ہے۔

2۔ اگر توبہ کی وجہ سے اسے سزا نہ دی جائے تو اسے اور دوسرے بدبختوں کو جرأت ہوگی کہ وہ جب چاہیں توہین رسالت کا ارتکاب کریں اور جب پکڑے جائیں تو توبہ کا اظہار کر کے سزا سے بچ جائیں۔

3۔ نبی ﷺ کی گستاخی کے جرم کا تعلق حقوق اللہ میں سے ہے اور حقوق العباد سے بھی۔ حقوق العباد اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک مظلوم اسے معاف نہ کردے۔ نبی ﷺ اپنی زندگی میں کسی کا یہ جرم معاف کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے، مگر اب اس کی کوئی صورت نہیں اور امت مسلمہ یا مسلمان حاکم رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس مجرم کو معاف کرنے کا حق نہیں رکھتے۔☆(الصارم المسلول:۲۶۲)

مذکورہ بالا حقائق سے معلوم ہوا کہ اسلام کے کسی رکن یا دعوت اسلام پہنچانے والی ہستی اقدس کی شان میں گستاخی اور استہزاء کی سزا قتل ہے۔

اہل مغرب کی طرف سے تسلسل کے ساتھ اسلام کی تضحیک کا اصل مقصد سارے مسلمانوں کو قاتل، دہشت گرد اور خودکش حملہ آور باور کرانا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف یہ نفسیاتی جنگ اسلام دشمنوں کا قدیمی اور دائمی حربہ ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو بددل کر کے ان کے حوصلے پست کیے جائیں۔ اس لیے مشرکین نے نبی ﷺ پر جادو اور جھوٹ کا الزام لگاتے۔﴿**وعجبوا أن جاء هم منذر منهم فقال الكافرون هذا ساحر كذاب**۞﴾(ص:٤) آپ پر جان نچھاور کرنے والے صحابہ کرام کے متعلق کہتے:

☆ پھر رسول اقدس ﷺ کی توہین کا معاملہ عام حقوق العباد سے نہایت سنگین ہے۔ عام افراد کے معاملے میں ظالم اللہ کی شریعت کی مخالفت کرتا ہے، لیکن ذات رسالت مآب کی شان میں گستاخی کرنے والا بالواسطہ ذاتِ باری تعالیٰ کی تنقیص کا ارتکاب کرتا ہے۔﴿**الله أعلم حيث يجعل رسالته**﴾(الانعام:۱۲۴) اسی لئے رحمۃ للعالمین ﷺ نے عفو عام کے تاریخی اعلان (**لاتثريب عليكم اليوم، اذهبوا فأنتم الطلقاء**) کے زرین موقع پر بھی شان رسالت میں گستاخی کرنے والوں کو غلاف کعبہ کے نیچے بھی پناہ نہیں دی۔ اگرچہ ان میں سے بھی اکثر کلمہ پڑھ کر دامنِ رحمت سے وابستہ ہوگئے۔

(عبدالوہاب خان)